۱۷۱/۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ حضرات خیریت سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطاء فرمائیں۔

حضرت آج کل سعودی عرب جانے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دبئ یا ابوظبی میں 15۔16 دن اسٹے(قیام) کرنا پڑے گا، پھر سعودی عرب جانا ہوگا، اب مسافر اسٹے کے دوران نماز میں قصر کریں گے یا اتمام؟

واضح رہے کہ دبئ میں ان احباب پر کوئی پابندی نہیں ہوتی، ساتھیوں اور دیگر رشتہ داروں کے پاس جاسکتے ہیں، رات بھی گزار سکتے ہیں، سیر وتفریح کیلئے دور دور تک جاسکتے ہیں، کوئی پابندی نہیں، مسافر حضرات کہتے ہیں کہ اگر ہمیں جلد از جلد یہاں سے جانے کی اجازت مل جائے تو ھم تیار ہیں ، یعنی اپنی خوشی سے قیام نہیں کرتے ،بلکہ مجبوراً قیام کرتے ہیں۔

کیا مذکورہ بالاصورت میں نماز میں قصر کریں گے یا اتمام؟

نوٹ: عملہ کی طرف سے ان مسافروں کیلئے ایک مخصوص جگہ (ہوٹل) مقرر ہے۔

المستفتی: عبدالقدوس میرہ بشام 03453126801 (بمعرفت استاذ مفتی محمد سلام صاحب زید مجدھم)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

صورتِ مسئولہ میں چونکہ سعودی عرب جانے والے حضرات کے لیے دبئی میں پندرہ دن یا اس سے زائد کا قیام ضروری ہوتا ہے، اور یہ حضرات اس کے پابند ہوتے ہیں، تو اگر ان حضرات کا ارادہ بھی اسی ایک شہر میں پندرہ دن کے قیام کا ہو تو یہ مقیم ہونے کی وجہ سے نماز میں اتمام کریں گے، اور اگر ان کی نیت اور ارادہ ان مقرّرہ ایام میں اس شہر سے باہر کسی اور جگہ بھی رات گزارنے کا ہو تو پھر یہ مقیم نہیں ہوں گے، تب ان کے لیے نماز میں قصر کرنا ضروری ہوگا۔

وفي البدائع:

"فلا بد من أربعة أشياء نية الإقامة ونية مدة الإقامة واتحاد المكان وصلاحيته للإقامة... وأما اتحاد المكان فالشرط نية مدة الإقامة في مكان واحد لأن الإقامة قرار والانتقال يضاده ولا بد من الانتقال في مكانين وإذا عرف هذا فنقول إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كانا مصرا واحدا أو قرية واحدة صار مقيما لأنهما متحدان حكما".

(كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما، 1\97، دارالكتاب العربي)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح:

(ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم)

قوله (الإستقلال بالحكم) أي الإنفراد بحكم نفسه بحيث لا يكون تابعا لغيره في حكمه. (كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ص:277)

وفيه أيضا:

"والتابع (كالمرأة مع زوجها ....(والعبد) غير المكاتب فيشمل أم الولد والمدبر (مع مولاه والجندي مع أميره إذا كان يرتزق منه والأجير مع المستأجر والتلميذ مع أستاذه والأسير والمكره مع من أكرهه على السفر".

(كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ص:187، رشيدية)

Scanned with CamScanner

وفي الشامية:

"وإنما يشترط قصده لو كان مستقلا برأيه فلو تابعا لغيره فالاعتبار بنية المتبوع كما سيأتي". (كتاب الصلاة ،باب صلاة المسافر،2\122 ،دارالفكر)

وفي الدرالمختار:

"(أو ينوي) ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما في البزازية وغيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لا يخرج إلا مع القافلة في نصف شوال أتم لأنه كناوي الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قرية أو صحراء دارنا وهو من أهل الأخبية (فيقصر إن نوى) الإقامة (في أقل منه) أي في نصف شهر. (أو) نوى (فيه لكن في غير صالح) أو كنحو جزيرة أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة ومنى)"

(كتاب الصلاة ،باب صلاة المسافر،2\125 ،دارالفكر)

وفي البدائع:

"والثاني نية مدة السفر لأن السير قد يكون سفرا وقد لا يكون.... والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع حتى يصير العبد مسافرا بنية مولاه والزوجة بنية الزوج وكل من لزمه طاعة غيره كالسلطان وأمير الجيش لأن حكم التبع حكم الأصل".

(كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما،1\94 ،دارالكتاب العربي)فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: راشد وسيم غفي عنه

دارالافتاء جامعه فاروقيه كراچی

1/ 4/ 1443 هج

7/ 11/ 2021م

الجواب صحيح

الجواب صحيح

١/ ٤/ ١٤٤٣هـ

٢/ ٤/ ١٤٤٣هـ